عذاب کا سایہ

کمال السید

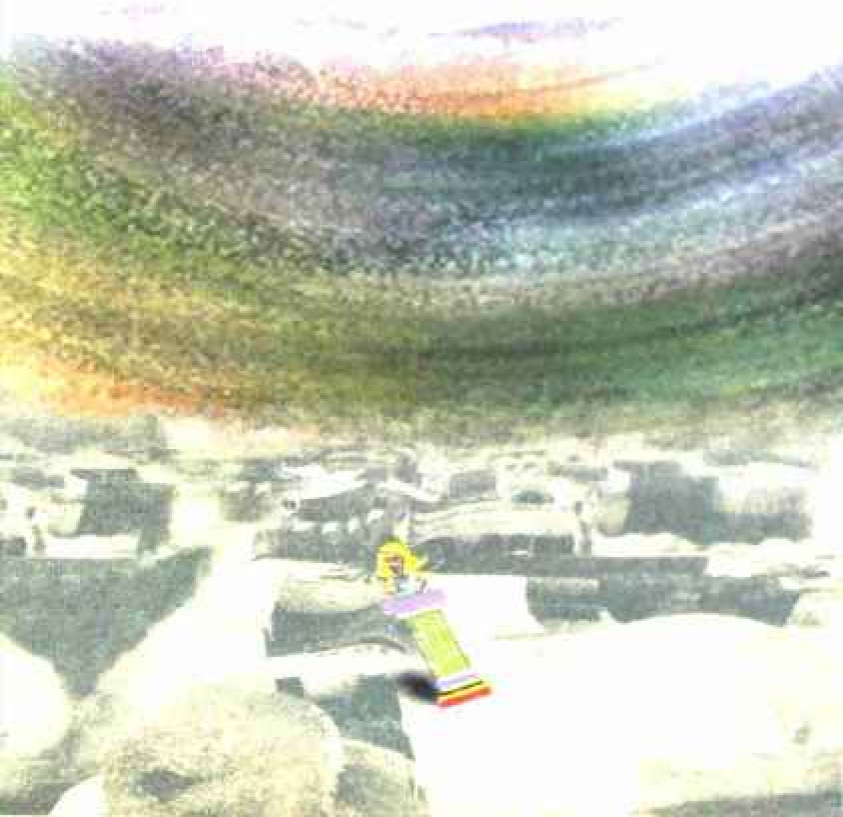

عذاب کا سایہ

قصہ حضرت شعیب علیہ السلام

حسن علی بک ڈپو
بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر۔ کراچی فون ۲۴۳۳۰۵۵

نام کتاب ---------------- عذاب کا سایہ

مصنف ------------------------ کمال السید

ترجمہ ------------------ نثار احمد زین پوری

اصلاح و نظر ----------- سید رضوان حیدر

کمپوزنگ ---------------- عمار پرنٹرز کراچی

طبع اول -- ------------------------ ۲۰۰۱ء

مطبع ------------------ عمار پرنٹرز کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرزمین مدین ایک خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ تھا، جہاں عرب کا ایک قبیلہ خوشحال زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس کے قریب سرزمین ایکہ (گنے کا درخت) نامی ایک چھوٹی سی بستی آباد تھی جس کے باغوں کی بہت شہرت تھی۔

تین ہزار سال قبل یہ علاقہ حیات پرور ماحول کا نمونہ تھا۔ یہاں کی ہوا معتدل رہتی تھی اور کھیتوں، چراگاہوں پر بارانِ رحمت برستی رہتی تھی۔ گویا دونوں

گاؤں کے لوگ عیش و آرام اور بہترین زندگی بسر کر رہے تھے۔ سرزمین مدین مختصر آبادی والا ایک دیہات تھا لیکن آرام دہ زندگی، بازار اور خوشحال ماحول کی وجہ سے جلد ہی کافی آباد ہو گیا۔

اس بستی میں ایک مرد صالح حضرت شعیب علیہ السلام رہتے تھے۔ حضرت شعیبؑ اس سرزمین اور یہاں کے رہنے والوں کو بہت چاہتے تھے بلکہ وہ تمام انسانوں سے محبت اور شفقت سے پیش آتے لہٰذا انہوں نے ایکہ کے اس دیہات کو اپنی بود و باش کے لئے منتخب کر لیا۔ خدا کا یہ نیک بندہ یعنی حضرت شعیبؑ اپنی قوم (اہل مدین) کی طرف سے ملول اور غمگین رہتے تھے کیونکہ مدین کے لوگ مشرک تھے، وہ خدا کو مانتے تھے، وہ لوگ بے وقعت پتھروں اور بتوں کی پرستش کرتے

تھے۔ ان کا گمان یہ تھا کہ یہی بے قیمت پتھر اور تراشی
ہوئی تصویریں ان کو رزق دیتی ہیں اور اس سرزمین کو
برکت دینے والی ہیں۔

لوگوں کے اس گمراہ کن اعتقاد پر حضرت شعیبؑ
رنجیدہ ہو جاتے اور ان سے فرماتے کہ تم لوگ آسمانوں
کی طرف کیوں نہیں دیکھتے، یہ ستاروں سے بھری ہوئی
وسیع فضا اور پھیلی ہوئی زمین کی طرف دیکھو اور پہاڑ کو
دیکھو اور درختوں کی طرف دیکھو کہ یہ مٹی کا سینہ چیر کر
کیسے لہلہا رہے ہیں۔ اگر تم تھوڑی غور و فکر کرو گے تو ان
بتوں کی حقیقت کو پہچان لو گے کہ ان سوکھے بتوں میں
کتنا اثر ہے۔ اصلاً یہ خدا بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

"بے شک یگانہ و یکتا وہ اللہ سبحانہ ہے جس نے
تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے انسان، ستارے اور

درختوں کو خلق کیا ہے اور ہر اس چیز کو پیدا کیا جس کو آنکھیں دیکھتی ہیں اور جن کے آگے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔"

حضرت شعیبؑ لوگوں کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف دعوت دیتے تھے اور بت پرستی چھوڑ دینے کا حکم دیتے تھے۔

چیزوں میں ملاوٹ

خداوند عالم نے تمام چیزوں کو انسان کے لئے پیدا کیا ہے۔ مدین کے لوگ آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے بازار اشیائے ضرورت سے بھرے رہتے اور تمام اشیاء کثرت سے پائی جاتی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ لوگ اپنے لین دین کے معاملات میں ملاوٹ سے کام لیتے، وزن میں کمی کرتے اور دوکاندارو

خریدار دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے تھے۔

اگر کوئی چیز بیچتے تو وزن میں کمی کر دیتے اور جب کوئی چیز خریدتے تو وہ خریدتے ہی وزن میں کمی کر دیتے تھے۔ وہ ایسے کام کرنے میں اپنے آپ کو آزاد تصور کرتے تھے۔ ایسے حالات میں خداوند عالم نے نیک و صالح انسان حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنی پیغام پہچانے کے لئے نبی مقرر فرمایا۔

اب ہم اہل مدین کے حالات اور ان کا موقف بیان کریں گے۔

خدا کی رسالت

حضرت شعیب علیہ السلام فصیح و بلیغ خطیب تھے۔ آپ کی دلیل قوی اور سچی ہوتی تھی کیونکہ آپ حق و عدالت پر مبنی انسانیت کی فلاح نجات کی باتیں بیان

فرماتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام بتوں کی عبادت کو چھوڑنے اور ایک خدا کی عبادت (توحید) کی طرف دعوت دیتے اور پھر اہل مدین کو ان کی معاشرتی خرابیوں فساد اور ناپ تول کی کمی کی طرف متوجہ کر کے ان سے منع فرماتے۔

حضرت شعیب علیہ السلام فرماتے: "تمہارے ان برے اعمال سے معاشرے میں فساد پھیل جائے گا۔ لہذا اس رَوِش کو تبدیل کردو۔ ہر شخص کو اس کی ضرورت سے زیادہ دیدو اور اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لو۔ اس طرح کا لین دین نہ صرف امن عامہ و سلامتی کا باعث ہوگا بلکہ مختلف اقسام کی ضروری اشیاء وافر مقدار میں محفوظ رہیں گی۔ ملاوٹ، تول میں کمی اور

چیزوں کے معیار میں کمی کرنا دوکاندار اور خریدار دونوں کے لئے نقصان کا باعث ہوں گے اور اس رَوِش کا عام ہونا یقیناً قابل ملامت اور قابل مذمت ہے۔"

حضرت شعیب نبی اللہ علیہ السلام کے کلمات نہایت خوبصورت اور مؤثر ہوتے تھے، وہ اپنے فصیح و بلیغ کلمات کے ذریعے اہل مدین کی صحیح سمت میں رہنمائی چاہتے تھے تاکہ مدین کے لوگ اس زرخیز زمین اور کثیر رزق والی سرزمین پر امن و ایمان کے ساتھ رہیں۔ حضرت شعیبؑ اہل مدین کو قوم نوحؑ و صالحؑ و ہودؑ کی بداعمالیوں سے آگاہ کرتے تھے کہ کیسے طوفان کی موج میں گرفتار ہو کر قوم نوحؑ ہلاک ہوئی، کیونکر تیز ہوا کے لپیٹ میں قوم ثمود تباہ ہوئی اور کس طرح سدوم و عامورا پر دھوکے اور مکاریوں کے سبب آسمان سے آگ کی

بارش ہوئی اور ہلاکت ان کا مقدر بنی۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

"کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو، قوم لوط میں کیا چیز موجود تھی، جو ان کے پورے علاقے کے خرابی و تاراجگی کا باعث بنی۔ ہر شخص گواہی دے گا کہ یہاں پر عذاب ہوا ہے کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔"

جنگ

سرزمین مدین میں دو طرح کے طبقے پائے جاتے تھے۔ ایک غریب و ضعیف افراد پر مشتمل طبقہ جو حضرت شعیب علیہ السلام اور خدا کی دی ہوئی چیزوں پر ایمان رکھتے تھے اور دوسرے باغی و طاغی افراد تھے جو

حضرت شعیبؑ اور مومنین سے برسرِ پیکار رہتے تھے۔

حضرت شعیبؑ کو ڈرا دھمکا کر کہتے تھے: "اے شعیبؑ! جو تم کہہ رہے ہو، ہم ان باتوں کو نہیں سمجھتے، اگر آپ کے قبیلے میں مرد نہ ہوتے تو ہم ضرور آپ کو قتل کر ڈالتے یا اس سرزمین سے نکال دیتے۔"

حضرت شعیبؑ فرماتے: "(وائے ہو) تم ہمارے قوم کے مردوں سے تو ڈرتے ہو اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ میں صرف اس سرزمین کی ہدایت و اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بدلے میں تم سے کسی طرح کی اجرت بھی نہیں چاہتا۔ میں تمہیں تمہارے ظلم و فساد، اشیاء میں ملاوٹ، بتوں کی پرستش، بازاروں میں ناپ تول کی کمی جیسی برائیوں کی وجہ سے عذابِ الٰہی سے خوف دلاتا ہوں اور ان سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔

مستجبر اور متکبر لوگوں نے جواب دیا: ''ہمیں کیا، ہم تو تمام چیزوں میں آزاد ہیں، اپنے اموال کو خرچ کرنے میں بھی آزاد ہیں۔''

ایک شخص نے ہنس کر حضرت شعیبؑ کی بات دہرائی اور تمسخر اڑاتے ہوئے کہا: ''کیا یہی عبادت ہے جس کا تم حکم دیتے ہو کہ ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے اموال کو آزادی کے ساتھ خرچ نہ کریں؟''

حضرت شعیبؑ نے فرمایا: ''میں نے اپنی طرف سے تمہیں کوئی حکم نہیں دیا۔ (آگاہ ہو کہ) جسے تم انجام دیتے ہو آزادی و حریت اس کا نام نہیں ہے کہ انسان اپنے اموال کو خرچ کرے اور اپنے دوسرے بھائی پر ظلم و تشدد کرے۔ (ٹھیک ہے) تم اپنے اموال کو جہاں چاہو خرچ کرو لیکن دوسروں پر ظلم و زیادتی، دھوکا دہی، ناپ تول

میں کمی نہ کرو۔ تم تو ایک سرزمین کے رہنے والے ہو، تم پر ایک دوسرے کی مدد کرنا اور ہر ایک کی آزادی کا احترام کرنا ضروری ہے۔

اے میری قوم! تم توبہ کرو اور خدا کی طرف چلے آؤ۔ یقیناً میرا پالنے والا رحیم و مہربان ہے۔ خدا تو تم سے نیکی و اچھائی چاہتا ہے۔ لہذا اس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔"

بعض نے کہا: "اے شعیبؑ! کسی نے آپ پر جادو کر دیا ہے۔ ہم تمہاری باتیں ہرگز نہیں سنیں گے۔ اگر تمہارے عزیز و اقرباء میں مرد نہ ہوتے تو ہم حتماً تمہیں قتل کر ڈالتے، یقیناً جو ہم کہتے ہیں اسے کر گزرتے ہیں۔"

جب حضرت شعیبؑ نے دیکھا کہ یہ لوگ دشمنی

پر اتر آئے ہیں اور کسی نصیحت کو نہیں سنتے تو ان کو (عذاب الٰہی سے) ڈرا کر یہ کہہ کر چھوڑ دیا: "تم اپنے اعمال انجام دو میں اپنا فرض انجام دیتا رہوں گا۔ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا عذاب کس قدر ذلیل و خوار کرنے والا ہے۔"

انہوں نے آپؑ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: "تم جھوٹے ہو، ہم تمہیں جھوٹا کہتے ہیں۔ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ہم پر عذاب نازل کرو۔"

حضرت شعیبؑ نے فرمایا: "بہت جلدی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا کون ہے۔"

پس آپؑ اس دیہات کو چھوڑ کر ایک قریب کے قریہ ایکہ تشریف لے گئے۔

سرزمین ایکہ

حضرت شعیب علیہ السلام اس جگہ کے رہنے والے نہیں تھے۔ آپ کا وطن مدین تھا۔ جب حضرت شعیبؑ ایکہ تشریف لے آئے تو یہاں کے رہنے والوں کو بھی اہل مدین کی طرح زندگی بسر کرنے والوں کی طرح پایا۔ پھلوں سے لدے ہوئے گھنے درختوں، زمین اور پتھروں کے سینے کو چاک کرتے چشمے جو کھیتوں کو سیراب کر رہے تھے لیکن یہ لوگ بھی بتوں کی پرستش و عبادت کرتے تھے اور اپنے لین دین کے معاملات میں ملاوٹ کرتے تھے۔

لہذا حضرت شعیب علیہ السلام نے اہل ایکہ سے فرمایا: ”تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے، اس کے غضب سے خوف نہیں کرتے؟ میں تمہیں اللہ کی سزا سے ڈراتا

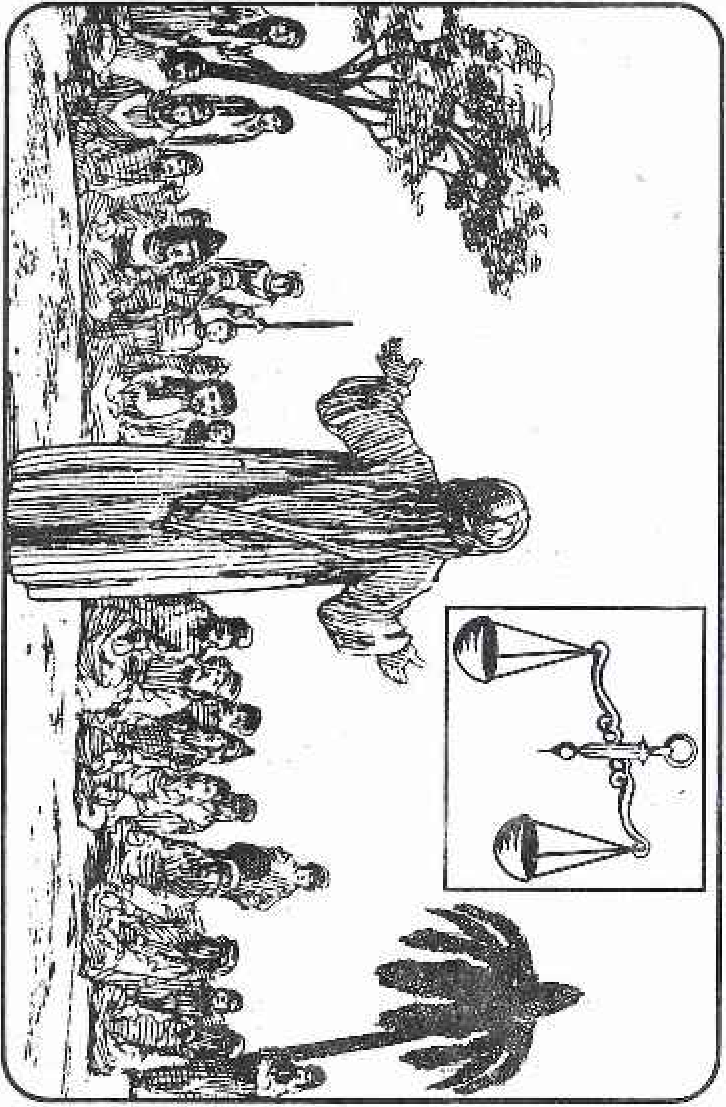

ہوں۔ ہرگز خدا فسادی کو دوست نہیں رکھتا اور برائیوں کو پسند نہیں کرتا۔ تم زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔"

اہل ایکہ حضرت شعیبؑ کی نبوت پر ایمان نہیں لائے اور کہنے لگے: "حتماً تم جھوٹے اور جادوگر ہو۔ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو ہم پر عذاب نازل کراؤ۔"

حضرت شعیبؑ نے نہایت بزرگواری سے فرمایا: یہ جو تم کر رہے ہو اس سے خدا واقف ہے۔ میں اپنے پروردگار کے پیغام کو تم تک پہنچا رہا ہوں۔ مجھ میں جب تک قوت ہے میں اصلاح کرتا رہوں گا۔

ان لوگوں نے کہا: "یقیناً تم جھوٹے اور جادوگر ہو۔ ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے جبکہ تم بھی ہماری ہی طرح کے آدمی ہو۔"

حضرت شعیبؑ اس سرزمین کو چھوڑ کر پھر سے

مدین چلے گئے۔ ایکہ کے رہنے والے اپنی پہلی زندگی کی طرح ایمان، عدل و اصلاح سے دور اپنی بود و باش میں مصروف ہوگئے۔

لیکن مدین میں کفار اور مومنین کے درمیان جنگ شروع ہوگئی۔ کفار نہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان نہ لائے بلکہ مومنین کے پاس جاکر انہیں ڈراتے اور دھمکاتے اور اذیتیں دیتے تھے۔ ان کو یہاں تک حکم ملا تھا کہ تم مومنین کو ڈراؤ، اور دھمکا کر ان کی پہلی حالت پر لے آؤ۔

حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو نصیحت فرمائی کہ تم لوگ ایمان کے راستے کو نہ چھوڑو کیونکہ یہ تاریکی میں روشنی کی راہ ہے۔ خدا اس راستے کو چھوڑنے والوں کو کبھی نہیں بخشے گا۔

ایک دن کفار حضرت شعیبؑ کے پاس آکر کہنے لگے: ہم آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں اور اتباع کرنے والوں کو یہاں سے عنقریب نکال دیں گے۔

ایک مومن نے جواب دیا: کیا ہمارا کوئی حق نہیں ہے جو تم ہمیں نکال دو گے اور ہم کچھ نہیں کریں گے؟

ان لوگوں نے جواب دیا کہ تو پھر تم ہمارے دین کی طرف چلے آؤ۔

جناب شعیبؑ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

"ہم تمہارے عقیدہ کو ناپسند کرتے ہیں، کوئی بھی مومن کہ جس کے دل میں خدا نے اپنا نور ڈال دیا ہے، وہ ہرگز ایک سچے خدا کے علاوہ کسی دوسرے خدا کی عبادت نہیں کرسکتا۔"

حضرت شعیب علیہ السلام اپنے دونوں ہاتھوں کو
آسمان کی طرف بلند کر کے خشوع و خضوع کے ساتھ
دعا میں مشغول ہو گئے:

"خدایا! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق
سے فیصلہ کر دے کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

اختتام

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو ان کے
حال پر چھوڑ دیا لیکن یہ کفار حضرت شعیبؑ اور مومنین
کو چین و سکون سے زندگی گزارنے نہیں دیتے تھے۔
باربار اذیتیں دیتے، ڈراتے اور دھمکاتے تھے۔ وہ کفار کو
حضرت شعیبؑ کے گھر کی طرف جاتے دیکھتے یا کسی کو
ان کے وعظ و نصیحت سنتے دیکھتے تو ان کا راستہ تنگ
کر دیتے اور اس پر ظلم و ستم شروع کر دیتے۔

حضرت شعیب علیہ السلام سابق امتوں کی بداخلاقیوں کا تذکرہ کرتے اور ان کے جو رویے اور جنگ و جدال انبیاءؑ اور مومنین کے ساتھ تھے، ان کو بیان فرماتے۔ کبھی ان کو سدوم و عامور کی تباہی و بربادی کی داستان سناتے، کبھی قوم لوط کا خوف و ہراس میں مبتلا ہو جانا بیان کرتے، لیکن ان کی قوم نے اس سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی۔

نتیجتاً بتوں کی پرستش کا آخری دن اور ان کے اعمال کے جزاء کا پہلا دن آن پہنچا۔

حسب معمول بازاروں میں چہل پہل اور شور و شرابہ تھا اور ہمیشہ کی طرح اہل مدین کی آنکھیں فریب و دھوکہ کی خوفناکیوں سے پر تھیں۔ ہر دن کی طرح آج بھی انہیں فکر تھی تو صرف یہ کہ کونسا حیلہ اختیار کریں

جس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

لیکن آج دن بدل گیا، سورج نے اپنے چہرے پر چادر ڈال دی، اندھیرے نے ہر طرف سناٹا کردیا، رات نے کچھوے کی چال اختیار کی اور دھیمے دھیمے گزرنے لگی۔ اچانک زمین کو جھٹکا لگا، زمین کا ہلنا تھا کہ خوف و ہراس و تباہی کے لمحات سر پر منڈلانے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں مدین اپنے رہنے والوں کے ساتھ تباہی و خرابی کی آغوش میں روپوش ہوگیا۔

اب اس خوبصورت سرزمین کے پاس سے گزرتے ہوئے وحشت محسوس ہوتی ہے۔ کیا یہ خوبصورت سرزمین چند لمحات میں بدل گئی اور خرابی اور تباہی کا نشانہ ہوئی؟

اس حادثہ سے زیادہ تعجب تو اس بات پر ہے کہ

تمام مومنین محفوظ رہے اور سلامتی و عافیت کے ساتھ اس سرزمین سے باہر نکل آئے۔ لیکن سرزمین ایکہ کا عذاب اس سے جدا تھا، ان پر عذاب کا سایہ ابھی باقی تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے اس تباہ شدہ سرزمین کو دیکھ کر ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! میں نے خدا کے پیغامات کو تم تک پہنچا دیا تھا اور تمہیں نصیحت بھی کر دی تھی تو پھر کافرین کے احوال پر کیسے افسوس کروں؟"

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بقیہ زندگی اسی سرزمین مدین میں گزاری، ان کے پاس بھیڑوں کا ایک گلہ تھا، اس کو چراتے تھے، جب زیادہ ضعیف ہوگئے تو آپ کی دو بچیوں نے ان کے چرانے کی ذمہ داری اختیار کی اور باہمی تعاون کے ساتھ اس ذمہ داری کو انجام دیتی

تھیں۔ ایک روز ان بھیڑوں کو پانی پلانا چاہتی تھیں، چونکہ جوان تھیں، لہذا (پانی نکالنے سے) ان کی حیاء مانع ہوئی۔ یقیناً وہ بھیڑیں چرانے کی زحمت کی قدرت نہیں رکھتی تھیں۔

شہر مصر کی طرف سے ایک جوان آیا جس کی عمر تیس سال کی تھی۔ اس کا نام موسیٰ بن عمران تھا، جو فرعون کے ظلم سے فرار کر کے اسی سرزمین مدین میں پناہ لے چکا تھا۔

قرآن و حدیث، تاریخ، اخلاق، اعمال اور دعاؤں پر مشتمل

علمی کتابیں

پنج سورہ ---- باترجمہ
سورۂ یٰسٓ ---- باترجمہ
سورۂ یٰسٓ سات مبین ---- باترجمہ
دعائے کمیل ---- باترجمہ
دعائے جوشن کبیر ---- باترجمہ
حدیثِ کساء ---- باترجمہ
اعمال ماہِ رمضان ---- باترجمہ
تحفۃ المومنین ---- پاکٹ سائز
تحفۃ المومنین ---- کلاں مجلد
تعقیباتِ نماز ---- پاکٹ سائز
درسِ اخلاق ----
شیعہ ہی اہلسنت ہیں ----
المیہ جمعرات ----
تجوید القرآن ----
کیفرِ گناہانِ کبیرہ ----

قلبِ سلیم ---- ۳ جلدیں
معراج ---- یک جلدی
ہدیۃ الشیعہ ---- یک جلدی
نوادر الاحادیث ---- ۵ جلدیں
شرح قرآن ---- جلد اول
چہرہ تاریخ ---- ۵ جلدیں
گناہانِ کبیرہ ---- ۲ جلدیں
داستانِ ازدواج و تربیت ----
آموزشِ دین ----
اٹھو! خونِ حسینؑ کا انتقام لو ----
امام صاحب الزمانؑ کے اعمال ----
اسلام کا تصورِ الوہیت ----
مثالی ماں ----
گلدستۂ مناجات ----
حماسہ و عرفان ----

نیز بچوں کیلئے باتصویر معلوماتی کہانیاں بھی دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتہ
حسن علی بک ڈپو بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر کراچی فون ۲۳۳۲۰۵۵